سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: عیدالاضحیٰ

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرزاق قادری، مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۲

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

idarakhutbatejuma@gmail.com :

00971559421541:

00923458090612 :

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

عید الاضحیٰ

الحمد لله ربّ العالمین، والصّلاةُ والسّلامُ علی خاتمِ الأنبیاءِ والمرسَلین، وعلی آلہِ وصحبہِ أجمعین، أمّا بعد: فأعوذُ باللہ مِن الشّیطانِ الرّجیم، بسمِ اللہ الرّحمنِ الرّحیم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰھمّ صلِّ وسلِّم وبارِك علی سیِّدِنا ومولانا وحبیبِنا محمّدٍ وعلی آلہِ وصَحبہِ أجمعین.

مسلمانوں کے سالانہ دو بڑے مذہبی تہوار

برادرانِ اسلام! دنیا کے تقریبًا تمام مذاہب واَدیان میں خوشی منانے کے لیے تہوار کے کچھ ایام مقرّر ہیں، اسلام چونکہ ایک کامل ومکمل دین اور انسانی فطرت کے عین مطابق ضابطۂ حیات ہے، لہذا اس نے بھی اپنے ماننے والوں کو خوشی منانے کے لیے سال میں دو مذہبی تہوار: (۱) عید الفطر (۲) اور عید الاضحیٰ کی صورت میں عطا کیے ہیں۔ نبئ کریم ﷺ جب مکۂ مکرّمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ تشریف لائے، تو وہاں زمانۂ جاہلیت سے کچھ تہوار منانے کا سلسلہ جاری تھا، جس میں لوگ لہو ولعب میں مبتلا ہوتے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے اس کے بدلے میں اپنی اُمّت کو خوشی منانے کے لیے دو مذہبی تہوار عطا کیے، خوشی کے یہ دونوں تہوار اسلام کے دو بڑے رُکن کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں، اور ان اَرکان کی ادائیگی کے بعد خوشی کے طَور پر

مسلمان یہ تہوار مناتے ہیں، عید الاضحیٰ حج کی ادائیگی اور عید الفطر رمضان المبارک کے روزوں کی تکمیل کے بعد منائی جاتی ہے۔ روزہ اور حج جیسی عظیم عبادات کے باعث، عیدَین کے ایام کی فضیلت بھی عام دنوں سے بہت بڑھ جاتی ہے، مگر عید الاضحیٰ کے ساتھ قربانی کا عملِ مبارک بھی جُڑا ہوا ہے، لہذا اسے عیدِ قرباں بھی کہا جاتا ہے۔

قربانی تاریخ کے آئینہ میں

حضراتِ گرامی قدر! تاریخ میں پہلی قربانی حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو بیٹوں: ہابیل اور قابیل نے پیش کی تھی، قابیل کی قربانی مسترد اور ہابیل کی بارگاہِ الٰہی عزوجل میں قبول ہوئی۔ پھر مسلمان جو قربانی کرتے ہیں یہ عمل حق تعالی سے سچی محبت رکھنے والے، حضرت سیّدنا ابراہیم اور ان کے صاحبزادے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہما السلام کی تاریخی قربانی کی یادگار ہے۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا، اور انہوں نے اپنے لختِ جگر سے اِس بابت مشورہ کیا، تو فرمانبردار بیٹا فوراً ہی راہِ حق میں قربان ہونے کو تیار ہو گیا۔

یہ در اصل حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کڑا امتحان تھا، جس میں وہ سُرخرو ہوئے، بحکمِ الٰہی انہوں نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے لِٹایا، مگر حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بجائے جنّت کا مینڈھا ان کے ہاتھوں قربان ہو گیا، اس کے بعد رب تعالی نے انہیں اپنا خلیل (گہرا دوست) بنایا۔ یہ منظر چشمِ فلک نے پہلی بار دیکھا تھا کہ ایک شفیق بوڑھا باپ، اپنے ہاتھوں نَوخیز لختِ جگر کو رب کی رِضا کے لیے قربان کر رہا تھا، اور بیٹا بھی اپنے خالق عزوجل کے نام پر کٹنے کے لیے اپنی گردن پیش کر رہا تھا، باپ بیٹے کا یہ جذبۂ اِیثار رب تعالی کو اتنا پسند آیا، کہ رہتی دنیا تک حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس یادگار کو زندہ رکھا!۔

قربانی کے لیے شرطِ قبولیت

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ کے نام پر جانور ذبح کرنے کا مقصد تقویٰ، اِطاعت وفرمانبرداری اور رب تعالیٰ کی رِضا کا حصول ہے، جبکہ قربانی کا دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے، ہم نے اپنا سب کچھ خدا کے لیے قربان کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ مقصد ہی نہ ہو، یا کسی کوتاہی کی وجہ سے یہ مقصد حاصل نہ کر سکیں، تو ہماری قربانی حق تعالیٰ کے نزدیک رائیگاں ہے؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو ان جانوروں کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، اُسے تو صرف ہمارا تقویٰ پہنچتا ہے، قرآنِ کریم کی سورۂ مائدہ میں ہابیل اور قابیل کی قربانیوں کا ذکر ہے، اس میں یہی الفاظ آئے ہیں کہ ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾[1] "اللہ تعالیٰ صرف متقی لوگوں کی قربانی قبول فرماتا ہے"۔

قربانی کی تعریف اور اس کے فضائل

حضراتِ گرامی قدر! صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "بہارِ شریعت" میں قربانی کی تعریف، اور اس کے فضائل بیان فرماتے ہیں کہ "مخصوص جانور کو مخصوص دن میں، بنیّتِ تقرُّب ذبح کرنا قربانی ہے، اور کبھی اس جانور کو بھی اُضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّت ہے، جو اس اُمّت کے لیے باقی رکھی گئی، اور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قربانی کا حکم دیا گیا، ارشاد فرمایا: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾[2] "تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو!"۔

---

(۱) پ٦، المائدة: ٢٧.

(۲) پ٣٠، الكوثر: ٢.

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ، أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّه لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الأَرْضِ، فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْساً»[1] "قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان کا کوئی عمل، خُون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پسندیدہ نہیں، قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں سمیت آئے گا، اور یقیناً اس کا خُون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں مقامِ قبولیّت حاصل کرلیتا ہے، تو خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو!"۔

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَا أُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ تَعَالَى، مِنْ نَحِيرٍ يُنْحَرُ فِي يَوْمِ عِيدٍ»[2] "جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا، اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں"[3]۔

عیدالاضحیٰ کا بنیادی فلسفہ

عزیزانِ محترم! عیدالاضحیٰ کا بنیادی فلسفہ قربانی، اِیثار، خُلوص اور راہِ خدا میں اپنی عزیز ترین چیز قربان کرنا ہے۔ اگر عیدالاضحیٰ سے اس فلسفے کو نکال دیا جائے، تو پھر اس عید کا مفہوم بے معنی ہو جاتا ہے، لہٰذا قربانی کرتے وقت یہ بات ہمارے پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ حضرت سیّدنا ابراہیم و حضرت سیّدنا اسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کا، قربانی سے مقصود و مطلوب ذاتی مقصد و خواہشات یا نمود و نمائش ہرگز نہیں تھا، بلکہ ان حضرات

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فضل الأضحِية، ر: ١٤٩٣، صـ٣٦٣.

(٢) "الجامع الصغير" حرف الميم، ر: ٧٨٤٥، الجزء ٢، صـ٤٨٠.

(٣) "بہارِ شریعت" اُضحیہ یعنی قربانی کا بیان، حصہ ۱۵، ۳/۳۲۷، ۳۲۸۔

نے خالصتہً رِضائے الٰہی کے لیے اپنی ذات کو راہِ خدا میں قربان کرنے کے لیے پیش کیا۔ ان حضرات مقدّسہ کی یہ قربانی انسانیت کے لیے ایک رَوشن مثال اور مسلمانوں کے لیے اِطاعت واِیثار کا ایک حسین نمونہ ہے!۔

سُنّتِ ابراہیمی کو پورا کرنے کے لیے جانوروں کی قربانی کے ساتھ ساتھ، ذاتی خواہشات، مفادات اور اپنی اَنا کو بھی قربان کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ ہے، کہ رب تعالی کو ہمارے جانوروں کے گوشت اور خُون کی حاجت نہیں، بلکہ وہ ہمارا جذبۂ قربانی، اِیثار اور تقویٰ ملاحظہ فرماتا ہے۔

جانور کی قربانی تو محض ایک علامت ہے، درحقیقت اس میں یہ درس پوشیدہ ہے، کہ بوقتِ ضرورت راہِ خدا میں اگر ہمیں اپنی قیمتی سے قیمتی، اور عزیز ترین چیز ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے، ہمیں ہرگز دریغ نہیں کرنا چاہیے، اور فوراً سے پیشتر اس چیز کو حق تعالی کی راہ میں قربان کرنے کے لیے پیش کردینا چاہیے!۔

نمازِ عیدَین سے متعلق بعض شرعی مسائل

حضراتِ ذی وقار! عیدَین کی نماز واجب ہے، مگر سب پر نہیں، بلکہ انہیں پر (واجب ہے) جن پر جمعہ فرض ہے۔ اور اِس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ پڑھنا شرط یعنی واجب ہے، اور عیدَین میں سنّت۔ اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا، اور عید میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبلِ نماز ہے اور عیدَین کا بعدِ نماز عیدَین میں اگر خطبہ پہلے پڑھ لیا تو بُرا کیا مگر نماز ہوگئی، لَوٹائی نہیں جائے گی، اور خطبے کا بھی اِعادہ نہیں۔ عیدَین میں نہ اذان ہے، نہ اِقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے: "الصّلاةُ جامعةٌ!".

نمازِ عید کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے، ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عید الفطر میں دیر کرنا، اور عید الاضحیٰ میں جلد پڑھنا مستحب ہے، اور سلام پھیرنے سے پہلے زوال ہوگیا تو نماز جاتی رہی۔ زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے[۱]۔

نمازِ عید کا طریقہ

برادرانِ اسلام! نمازِ عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الاضحیٰ کی نیّت کرکے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے، پھر ثناء پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے، اسی طرح تیسری تکبیر میں بھی یونہی کرے، یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے، اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے، پھر چوتھی میں باندھ لے۔ اِس کو یوں یاد رکھیے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں، اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ چھوڑ دیے جائیں۔ پھر امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر (یعنی بلند آواز) کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے، پھر رکوع کرے۔

دوسری رکعت میں پہلے فاتحہ اور سورت پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جاکر اللہ اکبر کہے، اور ہاتھ نہ باندھے، اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رُکوع میں جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ عیدَین میں زائد تکبیریں چھ ہیں، تین پہلی رکعت میں، قراءَت سے پہلے اور تکبیرِ تحریمہ کے بعد، اور تین دوسری رکعت میں، قراءَت کے بعد اور تکبیرِ رُکوع سے پہلے۔ اور ان چھ تکبیروں میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" "عیدَین کا بیان، مسائلِ فقہیّہ، حصّہ ۴، ۱/۷۷۹-۷۸۱، ملتقطاً۔

امام نے چھ تکبیروں سے زائد کہیں تو مقتدِی بھی امام کی پیَروی کرے، مگر تیرہ تکبیروں سے زیادہ میں امام کی پیَروی نہیں ہے۔

بعد نمازِ عید مصافحہ و مُعانقہ کرنا (جیساکہ مسلمانوں میں رائج ہے) بہتر ہے؛ کہ اس میں اظہارِ مسرّت ہے۔ نوذی الحجہ کی فجر سے تیرہ کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد، جو جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی، ایک بار تکبیر بلند آواز سے اور فوراً کہنا واجب ہے، اور تین بار کہنا افضل ہے، اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں، وہ یہ ہے: اَللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَر، لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَر وَلِلّٰہ الحمد[1].

عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کا شرعی حکم

حضراتِ گرامی قدر! بعض اَحباب لاعلمی اور ناواقفیت کی بنا پر، عید کے دن روزہ رکھنا باعثِ ثواب سمجھتے ہیں، جو کہ سراسر جہالت اور شرعًا حرام ہے، ایسا کرنے والا سخت گنہگار ہے۔ امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عید کے ایام میں روزہ رکھنے سے متعلق حکمِ شرعی بیان فرماتے ہیں کہ "عید کے دن روزہ (رکھنا) حرام ہے، ہاں پہلی سے نویں (ذی الحجہ) تک کے روزے بہت افضل ہیں، (خواہ) اس پر قربانی (واجب) ہو یا نہ ہو، اور سب نفلی روزوں میں بہتر روزہ عرَفہ کے دن کا ہے۔ ہاں قربانی والے کو مستحب ہے کہ عید کے دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے، قربانی ہی کے گوشت میں سے پہلے کھائے، مگر یہ روزہ نہیں، نہ اس میں روزہ کی نیّت جائز؛ کہ اس دن (یعنی عید الاضحیٰ) اور اِس کے تین دن (بعد تک) روزہ حرام ہے"[2]۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" "عیدَین کا بیان، نمازِ عید کا طریقہ، حصہ ۴، ۷۸۱/۱ - ۷۸۵، ملتقطاً۔

(۲) "فتاویٰ رضویہ" "کتاب الاُضحیہ، خصّی کی قربانی افضل ہے اور اس میں ثواب زیادہ ہے، ۶۱۶/۱۴۔

نمازِ عید سے قبل شہر میں قربانی کا حکم

عزیزانِ مَن! بعض اَحباب عجلت (جلدی کے چکر) میں نمازِ عید سے قبل ہی قربانی کا جانور ذبح کر دیتے ہیں، جو کہ بعض صورتوں میں انتہائی نامناسب، اور اپنی قربانی کو ضائع کرنے کے مترادِف ہے؛ کیونکہ حکمِ شرعی کے مطابق قربانی کا جانور ذبح کرنے سے قبل ضروری ہے، کہ شہر میں کم از کم کسی ایک جگہ نمازِ عید ادا کی جا چکی ہو، اگر شہر میں کسی جگہ نمازِ عید ادا ہو جانے کے بعد قربانی کا جانور ذبح کیا تو قربانی ہو جائے گی، اور اگر شہر میں کسی بھی جگہ نمازِ عید نہ ہوئی، اور قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو قربانی نہیں ہوگی!!۔

حضرت سیّدنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ» "نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے کوئی شخص (قربانی کا جانور) ذبح نہ کرے" کہتے ہیں کہ میرے ماموں نے اُٹھ کر عرض کی: یا رسولَ اللہ! آج کے دن گوشت کھانا پسند ہوتا ہے، اور میں نے قربانی میں جلدی کی؛ تاکہ اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «فَأَعِدْ ذَبْحَكَ بِآخَرَ»[1] "دوسرا جانور ذبح کرنے کا بندوبست کرو!"۔

حضرت علّامہ، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "شہر میں قربانی کی جائے، تو شرط یہ ہے کہ نمازِ عید ہوچکے، لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی، اور دیہات میں چونکہ نمازِ عید نہیں ہے، یہاں طُلوعِ فجر کے بعد قربانی ہو سکتی ہے۔ اور دیہات میں

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في ذبح بعد الصلاة، ر: ١٥٠٨، صـ٣٦٦.

بہتر یہ ہے کہ بعد طُلوعِ آفتاب قربانی کی جائے، اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے، یعنی نماز ہو چکی اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے، اور اس صورت میں قربانی ہو جائے گی، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اگر شہر میں متعدّد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے، یہ ضروری نہیں کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے، بلکہ کسی مسجد میں ہو گئی اور عید گاہ میں نہ ہوئی جب بھی (قربانی) ہو سکتی ہے[1]۔

دیہات میں نمازِ عید سے قبل قربانی جائز ہے

امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک استفتاء کی صورت میں یہ سوال پیش کیا گیا، کہ کس قریہ (دیہات) میں قربانی قبل اَز عید، بعد طُلوعِ آفتاب عند الحنفیہ جائز ہے؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ "جو شہر نہ ہو اس میں نہ نمازِ جمعہ ہے، نہ نمازِ عید، سَو دو سَو کی آبادی کا کچھ اعتبار نہیں، بلکہ اس میں متعدّد محلّے ہوں، دائم بازار ہوں، وہ پرگنہ (ضلع کا حصہ) ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں، اُس میں فصلِ مقدّمات پر کوئی حاکم مقرّر ہو، وہ شہر ہے۔ جہاں ایسا نہیں (وہاں) صبح سے قربانی جائز ہے"[2]۔

مقدّس فریضہ اور ہمارا طرزِ عمل

برادرانِ ملّت اسلامیہ! دینِ اسلام کی تمام عبادات، رُسوم اور تہوار دنیا کے دیگر تمام مذاہب اور اَقوام سے نہ صرف منفرِد ہیں، بلکہ ان کے پسِ پردہ مقاصد بھی سب سے اعلیٰ واَرفع ہیں۔ نماز ہو یا روزہ، زکات ہو یا حج، عید الفطر ہو یا عیدِ قرباں، سب کا مقصد

---

(۱) "بہارِ شریعت" "اُضحیہ یعنی قربانی کا بیان، مسائلِ فقہیّہ، حصّہ ۱۵، ۳/۳۳۷۔

(۲) "فتاویٰ رضویہ" "کتاب الاُضحیہ، فقیر اگر بنیّتِ قربانی خریدے اس پر خاص... الخ، ۱۴/۶۲۳۔

مسلمانوں کو تقویٰ وپرہیزگاری سکھانے کے ساتھ ساتھ رِیاکاری (Showing off) سے بچانا بھی ہے، مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، کہ آج ہمارے ہاں قربانی سمیت دیگر تمام عبادتوں، ریاضتوں کو پامالی کا بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے!!۔

رِیاکار (Show off) کا انجام

میرے محترم بھائیو! یاد رکھیے! نیکی چاہے بڑی ہو یا چھوٹی، رِیاکاری سے وہ کالعدم ہوکر رہ جاتی ہے، اور عبادت کی محنت مشقّت اٹھانے اور ہزاروں روپیہ پیسہ خرچ کرنے کے باوُجود، ایسے اعمال نہ صرف اکارت ہوجاتے ہیں بلکہ اس کی سزا کے طَور پر وہ عمل گناہوں کے دفتر میں لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ: جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ»[1] ...الحديث.

"روزِ قیامت سب سے پہلے جس شخص کا فیصلہ کیا جائے گا، وہ آدمی ہوگا جو شہید کیا گیا، اسے لایا جائے گا اور اس سے اللہ تعالی اپنی نعمت کی پہچان کرائے گا، تو وہ اسے پہچانے گا، تب اس سے پوچھا جائے گا کہ تُونے اس کے شکر میں کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری خاطر جہاد کیا، یہاں تک کہ شہید کردیا گیا، فرمایا جائے گا کہ تُونے جھوٹ کہا، تُونے قِتال اس لیے کیا کہ تجھے بہادر کہا جائے، تو وہ کہہ لیا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل اَوندھا گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے!!"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٩٢٣، صـ٨٥٢، ٨٥٣.

اسی طرح جس آدمی نے علم سیکھا اور سکھایا، اور قرآن پڑھا؛ تاکہ اسے عالم اور قاری کہا جائے، اور ایسا شخص جسے اللہ تعالی نے وسعت عطا فرمائی، اور اسے ہر طرح کا مال عطا کیا، لیکن اس نے اس لیے خرچ کیا کہ وہ سخی کہلائے، تو انہیں بھی منہ کے بل اَوندھا گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مختصراً)

قربانی کے مقدّس فریضہ میں رِیاکاری کی جھلک

حضراتِ گرامی قدر! قربانی جیسی عظیم عبادت کے سلسلے میں بھی عوام کا مجموعی طرزِ عمل رِیاکاری کا مَظہر بنا ہوا ہے، جانوروں کے حوالے سے دیکھا جائے تو گویا مقابلے کی فضاء قائم ہے، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے مہنگے سے مہنگا جانور خریدنا، فیشن (Fashion) بن چکا ہے۔ بچے تو ایک طرف، پختہ عمر کے لوگ بھی اپنی شان وشوکت ظاہر کرنے کے لیے، قربانی کے جانوروں کو لے کر لوگوں کو اُن کی قیمت بتاتے پھرتے ہیں۔ بعض جگہ قناتیں (Tent) لگا کر گلیوں میں ہی جانوروں کو نمائش کے لیے باندھ دیا جاتا ہے۔ جانور کی حفاظت کے نام پر مسلح گارڈز (Armed Guards) کی خدمات بھی فخریہ انداز سے حاصل کی جاتی ہیں۔ شہرت کے بھوکوں کی جانب سے مہنگے جانوروں کی تشہیر کے لیے باقاعدہ میڈیا ٹیم (Media Team) بُلانے کا رَواج بھی چل نکلا ہے۔ اِس نمود ونمائش اور تشہیر کے لیے ذرائعِ اِبلاغ (Media) بھی ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دَوڑ میں ہیں۔ اب سوشل میڈیا (Social Media) پر ہر کس وناکس کی رَسائی نے رہی سہی کسر بھی پوری کردی ہے، فیس بک (Facebook) وغیرہ کے صارفین نے تو قربانی کے جانوروں کی تشہیر کو گویا واجب سمجھ رکھا ہے۔ خدارا! ان لَغو وفُضولیات سے باہر نکلیں، تشہیر ودکھاوے کے چُنگل سے جان چھڑائیں، اور قربانی کے اصل مقصد کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں سنّتِ ابراہیمی کو خوش دلی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، رِیاکاری سے بچتے ہوئے خالصۃً اپنی رِضا کے لیے اپنی عبادت کی توفیق مرحمت فرما، نمود ونمائش کے ذریعے ہمارے نیک اعمال کو اکارت ہونے سے بچا، عید الاضحیٰ کے فلسفے کو سمجھتے ہوئے ہمیں اِیثار کا پیکر بنا، اور اپنی عزیز سے عزیز چیز کو بھی تیری راہ میں قربان کرنے کا جذبہ عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.